سوال

کیا نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے ؟ اگر نہ پڑھے تو نماز باطل ہوگا ؟

جواب

فاتحہ خلف الامام کا حکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبر کاتہ !امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کے متعلق آپ کی تحقیق ازروئے قرآن وحدیث کیا ہے کیا فاتحہ کے بغیر نماز ہوجاتی ہے ۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ !الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!! قرات فاتحہ خلف الامام فرض ہے ۔ اورحدیث قرات کی اعلیٰ درجہ کی صحیح وثابت ہے ۔ اورحدیث عدم قرات کی ضعیف وغیر صحیح ہے ۔ بلوغ المرام میں ہے ۔ عن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصلوۃ لمن لم یقرا بام القران متفق علیہ وفی روایہ لابن حبان والدارقطنی لاتجزي صلوۃ لایقرافیھا بفاتحۃ الکتاب یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایاکہ جس نے نماز میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھی ۔ اس کی نماز نہیں اورابن حبان اوردار قطنی کی روایت میں ہے ۔ کہ جس نماز میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی ۔ جائے وہ نماز کافی نہیں ۔ اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے عام طورپر فرمادیا ۔ کہ جو شخص مقتدی ہو یاامام یا منفرد نماز میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے ۔ اس کی نماز نہیں ہوتی ۔ پس ثابت ہوا کے ہر نمازی کے لئے سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہے ۔ اوریہ حدیث متفق علیہ ہے ۔ اس وجہ سے اعلیٰ درجے کی صحیح ہے ۔ اور مقتدیوں کو خاص طورپر بھی سورہ فاتحہ امام کے پیچھے پڑھنے کو فرمادیا ہے ۔ چنانچہ ابوداؤد اور ترمذی وغیرہما میں عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ کچھ مت پڑھو ۔ مگر سورۃ فاتحہ پڑھو ۔ اس واسطے کے جس نے سورہ فاتحہ نہیں پڑھی ۔ اس کی نماز نہیں ۔ یہ حدیث بھی صحیح ہے ۔ بہت سے محدثین نے اس کے صحیح ہونے کی تصریح کی ہے ۔ اورجتنی حدیثیں قرات فاتحہ خلف الامام کی ممانعت کی پیش کی جاتی ہیں ۔ ان میں سے جو حدیثیں صحیح ہیں ان سے ممانعت ثابت نہیں ہوتی ہے ۔ اورجن سے ممانعت ثابت ہوتی ہے ۔ وہ یا توبالکل بے اصل ہیں ۔ یا ضعیف ناقابل احتجاج علمائے حنفیہ میں سے صاحب تعلیق المجد نے اس کی تصریح کردی ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں ۔ لم یروفی حدیث مرفوع صحیح النہی عن قراءۃ الفاتحۃ خلف اللامام وکل ماذکروہ مرفوعا فیہ امالا اصل لہ واما لایصح (تعلیق المجد ص 101) یعنی کسی حدیث مرفوع صحیح میں قرات فاتحہ خلف الا،مام کی ممانعت نہیں وارد ہوئی ہے ۔ اورممانعت کے بارے میں علمائے حنفیہ جتنی مرفوع حدیثیں بیان کرتے ہیں ۔ یا تووہ بے اصل ہیں ۔ یا صحیح نہیں ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ کوفہ والوں سے ایک قوم کے سواباقی تمام لوگ قرات فاتحہ خلف الامام کے قائل وفاعل ہیں عبد اللہ بن مبارک جو بہت بڑے محدث اورفقیہ ہیں فرماتے ہیں ۔ انا اقا خلف الامام والناس یقرون الاقوم من الکوفین (جامع ترمذی ص 59) یعنی میں امام کے پیچھے قرات کرتا ہوں ۔ اورتمام لوگ امام کے پیچھے قرات کرتے ہیں ۔ مگر کوفہ والوں سے ایک قوم اورحنفیہ میں سے بعض لوگوں نے ہر نماز میں (سری ہو خواہ جہری) قرات فاتحہ خلاف الامام کو مستحسن بتایا اوربعض لوگوں نے صرف سری میں علامہ عینی شرح صحیح بخاری میں لکھتے ہیں ۔ بعض اصحابنا یستحسنون ذالک علی سبیل الاحتیاط فی جمیع الصلوت وبعضھم فی السریۃ فقط وفقھاء الحجاز والشام انتھی (1)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب فتویٰ کمیٹی محدث فتوی